بسم اللہ الرحمن الرحیم

محفل میں سے کسی ایک کا سلام کا جواب

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں ایک محفل میں کھڑا ہوا ہوں، اور میرے ساتھ سات آٹھ افراد کھڑے ہوئے ہیں، ایک شخص آتا ہے، اور سلام کرتا ہے، اور ہم سات آٹھ میں سے صرف ایک بندہ جواب دے دیتا ہے، تو یہ سب کی طرف سے جواب ہو جائے گا، یا سب کا جواب دینا ضروری ہے؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں بہتر و افضل تو یہی ہے کہ سب ہی سلام کا جواب دیں، تاکہ سب کو ثواب ملے، لیکن اگر ان میں سے ایک نے جواب دے دیا، تو بھی جائز ہے، یعنی سب کی طرف سے واجب ادا ہو جائے گا۔ البتہ! اگر سلام کرنے والے نے کسی ایک شخص کا نام لے کر اسی کو سلام کیا، تو اب اسی کو جواب دینا ہوگا، دوسرے کا جواب اس کے لیے کافی نہیں ہوگا۔

شعب الایمان میں ہے "عن علي مرفوعًا: "يجزى عن الجماعة إذا مرّوا أن يسلّم أحدهم، ويجزى عن الجلوس أن يردّ أحدهم" ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ: جماعت کہیں سے گزری اور اس میں سے ایک نے سلام کر لیا، یہ کافی ہے اور جو لوگ بیٹھے ہیں، ان میں سے ایک نے جواب دے دیا، یہ کافی ہے۔ (شعب الایمان، جلد 11، صفحہ 268، مطبوعہ: ہند)

فتاوی ہندیہ میں ہے "إذا دخل جماعة على قوم، فإن تركوا السلام فكلهم آثمون في ذلك، وإن سلم واحد منهم جاز عنهم جميعا، وإن سلم كلهم فهو أفضل، وإن تركوا الجواب فكلهم آثمون، وإن رد واحد منهم أجزأهم۔۔۔وإن أجاب كلهم فهو أفضل "ترجمہ: اگر کوئی جماعت کسی قوم کے پاس جائے، پھر وہ سلام نہ کریں، تو اس میں پوری جماعت گناہ گار ہوگی، اور اگر ان میں سے ایک شخص بھی سلام کر دے، تو سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا، البتہ! اگر وہ سب لوگ سلام کریں، تو یہ افضل ہے، اور (اسی طرح اگر سامنے والے لوگ) سلام کا جواب نہ دیں، تو سب گناہ گار ہوں گے، اور اگر ان میں سے ایک شخص بھی جواب دے دے، تو سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا، اور اگر سب لوگ جواب دیں تو یہ افضل ہے۔ (فتاوی ہندیہ، جلد 5، صفحہ 325، مطبوعہ: کوئٹہ)

مزید فتاوی ہندیہ میں ہے "فأما إذا سماه فقال: السلام عليك يا زيد فأجابه غير زيد لا يسقط الفرض عن زيد، وإن لم يسم وأشار إلى زيد يسقط؛ لأن قصده التسليم على الكل "ترجمہ: پس بہر حال! جب اس نے کسی کو خاص نام لے کر کہا: اے زید! السلام علیک، تو زید کے علاوہ کسی نے جواب دیا، تو زید سے فرض ساقط نہیں ہوگا، اور اگر زید کا نام نہ لیا، بلکہ زید کی طرف اشارہ کیا، تو ساقط ہو جائے گا؛ کیونکہ یہاں اس کا قصد سب کو سلام کرنا ہے۔ (فتاوی ہندیہ، جلد 5، صفحہ 325، مطبوعہ: کوئٹہ)

صدرالشریعہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں تحریر فرماتے ہیں: "بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا: "جماعت کہیں سے گزری اور اس میں سے ایک نے سلام کرلیا، یہ کافی ہے اور **جو لوگ بیٹھے ہیں، ان میں سے ایک نے جواب دے دیا، یہ کافی ہے۔**" **یعنی سب پر جواب دینا ضروری نہیں۔**" (بہار شریعت، ج3، حصہ16، ص457، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید فرماتے ہیں: "ایک جماعت دوسری جماعت کے پاس آئی اور کسی نے سلام نہ کیا، تو سب نے سنت کو ترک کیا، سب پر الزام ہے اور اگر ان میں سے ایک نے سلام کرلیا، تو سب بَری ہو گئے اور افضل یہ ہے کہ سب ہی سلام کریں۔ **یوہیں اگر ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا، تو سب گنہگار ہوئے اور اگر ایک نے جواب دے دیا، تو سب بَری ہو گئے اور افضل یہ ہے کہ سب جواب دیں۔۔۔ ہاں اگر اس نے کسی شخص کا نام لے کر سلام کیا کہ فلاں صاحب السلام علیک، تو خاص اس شخص کو جواب دینا ہوگا، دوسرے کا جواب اس کے جواب کے قائم مقام نہیں ہوگا۔**" (بہار شریعت، ج3، حصہ16، ص460، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5498

تاریخ اجراء: 29ربیع الثانی1448ھ/12اکتوبر2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net